محسن احرار ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری قدس سرہ،

احرار کیا چاہتے ہیں ....؟

احرار چاہتے ہیں کہ..... انسان کو انسان کی غلامی سے نجات مل جائے مسلمان صرف اور صرف اللہ کی حاکمیت کیلئے جئے، اس کیلئے جدوجہد کرے اور اگر اس راہ میں جان دینے کا وقت آئے تو قربان ہو جائے۔

پاکستان میں معاشرہ کی تشکیل برادری و برابری کے مقدس اصولوں پر ہو۔ غریب، تنگ دست اور پریشان حال نہ رہیں، سب خوش حال ہو جائیں۔ ضعیف، قوی سے اپنا حق لے سکے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے۔ مزدور، کسان کو ان کا حق پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کیا جائے۔ معاشی ناہمواری ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گداگری، بے پردگی اور بے روزگاری کی لعنت مٹ جائے عریانی، فحاشی، جنسی انارکی اور بدکاری ہمیشہ کیلئے دم دبا کے بھاگ جائے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، رسائل و جرائد نیکی کی اشاعت کے ادارے بن جائیں اور پاکستان یورپین کلچر کی بد تہذیب یلغار سے محفوظ ہو جائے ملاوٹ ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، سمگلنگ اور بلیک مارکیٹنگ جیسی تباہ کن قومی برائیوں سے پاک ہو جائے۔ سود کے غلیظ، کثیف، پلید اور خبیث یہودیانہ استحصالی معاشی نظام سے پاک ہو جائے۔ نوکرشاہی اور وڈیرہ شاہی کی لعنت بیماری، جہالت اور روح کے کوڑھ کے نجات مل جائے۔ وطن عزیز میں مخلوط نظامِ تعلیم ختم ہو اور تعلیمی ادارے خالص تعلیمی ادارے بن جائیں۔ ان علمی اداروں میں دینی نصاب بنیادِ تعلیم ہو اور انہیں یورپ زدہ خوش پوش سفلوں سے پاک کر کے ان کا تقدس بحال کیا جائے اور یہ ادارے علم و آگہی اور شعور و دانش کا چشمہ بن جائیں۔ پاکستان، سائنس انجینئرنگ و ٹیکنالوجی میں دنیا کی تمام قوموں کی قیادت کرے اور تہذیب و اخلاق کا محور بن جائے۔ امن و آشتی اور صلح و وفا کا گہوارہ ہو، فرنگی کی سیاسی، روحانی اور معنوی اولاد سے پاک ہو۔ ہمارا وطن ۱۹۴۷ء میں قربانی دینے والی معصوم بیٹیوں، بیٹوں، بھائی، بہنوں اور ماؤں کی بلبلاتی روحوں اور آرزومند و مستمد دلِ ناصبور کا سچا شاہکار بن جائے۔

ہمارا پاکستان امن کی دھرتی، نیکی کا دوست، بدی کا دشمن اور قانون الٰہی کی حکمرانی کی علامت ہو ہمارا پیارا وطن، توحید ختم نبوت، اسوۂ صحابہ و اہل بیت کی اطاعت کے نور سے جگمگا اٹھے اور دارالسلام بن جائے۔

ان خوابوں کی تعبیر اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک آپ ہمہ گیری دینی انقلاب کیلئے انفرادی و اجتماعی جدوجہد میں شریک نہیں ہوتے۔ اپنا وقت، مال، جان، اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کیلئے قربان کرنے کا جذبۂ صادقہ لے کر اللہ کی راہ میں نہیں نکلتے۔ احرار کا راستہ، اللہ کا راستہ ہے۔ حکومتِ الٰہیہ کی مقدس منزل کا راستہ۔

احرار کا منشور یہ ہے:

* طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ جل جلالہ کی ذات ہے اور اسی کو حکمرانی کا حق حاصل ہے۔
* توحید و ختم نبوت اور اسوۂ صحابہ ہمارا دین
* خلافت و شورائیت اور اجماع امت ہماری سیاست ہے
* زکوٰۃ و عشر اور جزیہ و خراج ہماری معیشت ہے
* اعلاء کلمۃ اللہ تبلیغ جہاد اور غلبۂ اسلام ہمارا نصب العین ہے

* حصول رضاء الٰہی و شفاعت نبی آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا مقصد ہے

ہمارے صرف تین دشمن ہیں:

دشمن خدا، دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم، دشمن ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان

ہماری جدوجہد کا اگلا قدم فک کل نظام تمام طاغوتی طاقتوں اور نظاموں کی بساط الٹ دینا ہے۔

مجلس احرار اسلام میں شامل ہو کر جمہوریت سمیت تمام فرسودہ نظاموں کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک زوردار دھکا دیں اور قیام حکومت الٰہیہ کا فریضہ ادا کریں۔

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ

مجلس احرار اسلام پاکستان کے تمام ارکان شوریٰ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بحکم امیر مرکزیہ حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس ۲۵، شوال ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱، جنوری ۲۰۰۱ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے دفتر مجلس احرار اسلام لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ معزز ارکان ۲۰ جنوری کی شام تک لاہور پہنچ جائیں الگ سرکلر بھی روانہ کر دیا گیا ہے۔

والسلام محمد اسحٰق سلیمی

ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان

بقیہ از ص52

ایک روز مولانا مفتی محمد یونس صاحب کا خط کراچی سے مولانا تاج محمود کے نام ایک معروف تاجر کے معرفت مجھے ملا جس میں رضا کاروں کی ڈیمانڈ کی گئی تھی۔ چنانچہ جتنے بھی دوست احباب میسر آسکے مشاورت کے لئے طلب کر لئے گئے۔ مشاورت کے بعد شیخ ابراھیم جو کہ ایک سرگرم احرار کارکن تھے۔اور کراچی کے حالات سے آگاہی رکھتے تھے۔ مجھے اور شیخ صاحب کی قیادت میں دوصد رضاکاروں کو لے کر کراچی جانے کا فیصلہ ہوا۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری تھی جو مجھے سونپی گئی۔ رضاکاروں کا جتھہ ساتھ لیا اور اللہ کا نام لے کر چل پڑے اگلے روز کراچی سٹی سٹیشن پر اترے۔ راستہ خوش اسلوبی سے طے ہوا۔ جہاں راستہ بخیر و خوبی طے ہوا تھا۔وہاں جذباتی رضاکاروں نے عین منزل پر پہنچ کر احتیاط کا دامن چھوڑ دیا اور گاڑی سے اترتے ہی نعرے لگانے شروع کر دیئے حالانکہ میرے ساتھی شیخ صاحب(ابراھیم شیخ) مجھے ہوئے سمجھدار انسان تھے انہوں نے سمجھایا بھی تھا۔ کہ ہمارے پیچھے پیچھے خاموشی سے میمن مسجد تک آجائیں۔ پھر جیسا پروگرام ہوگا کیا جائے گا۔ لیکن یار لوگ جلد بازی کر گئے جیسے ہی نعرہ بلند ہوا پولیس نے پکڑ دھکڑ شروع کر دی۔ وہ پکڑ پکڑ کر ٹرکوں میں بھر رہے تھے۔ بہت سے رضاکار بچھڑ گئے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر باہر آگئے اور بند روڈ سے ہوتے ہوئے میمن مسجد پہنچے کچھ کا جدھر منہ اٹھا ادھر نکل گئے میں بھی روڈ پر کھڑا ہو کر ساتھیوں کا انتظار کرنے لگا شیخ صاحب بھی پتہ نہیں کہاں نکل گئے تھے۔ آخر میں نے میمن مسجد کا رخ کیا کیونکہ وہ تحریک کا مرکز تھی۔ روزانہ جلوس اسی مسجد سے نکالا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر میں آٹھ دس ساتھی اکٹھے ہو گئے ا (باقی آئندہ)